بت شکنی

اسلام کی نظر میں

حافظ عبدالعزیز علوی شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ

بنی نوع انسان پر اسلام کی جولاتعداد کرم فرمائیاں ہیں ان میں سے اولین اور سب سے تابندہ خوبی توحید ہے کہ انسان کے دل سے ساری انسانیت کا ڈر اور خوف نکال کر اس میں صرف ایک واحد دتنہا وحدہ لاشریک کی محبت عقیدت اور اس کی مخالفت سے بچاؤ کو بھر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان شخص جب عمل پہ آمادہ ہوجائے تو کائنات کی تمام تر مخالفتوں کو وہ پرکاہ کی حیثیت نہیں دیتا۔

یہی عالم کچھ عرصہ قبل دیکھنے میں آیا کہ جب طالبان نے اپنے علاقوں کو ان بتوں سے پاک کرنے کا ارادہ کیا جن کا کوئی پیروکار وہاں موجود نہیں تھا تو سارا کفر یوں چیخ اٹھا کہ صور اسرافیل کی سی کیفیت پیدا کردی مگر وہ بھولے بادشاہ ہیں۔ نہیں سمجھتے کہ دب جانا اور ہٹ جانا مسلمان کی سرشت میں ہے ہی نہیں۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ جب ان فاقہ زدہ افغانوں پہ پابندیاں لگائی گئیں۔ انہیں بھوکوں مارنے کی سازش میں رنگ بھرے گئے سب نے منہ میں گھنگھیاں ڈال لیں مگر جب پتھروں کے ٹکڑوں کی بات آئی تو اس قدر زور وشور..... آج کے اس مہذب دور میں بھی دیکھنے والا مغرب کے نزدیک انسان کی تکریم دیکھ سکتا ہے کہ پتھر کے ٹکڑوں کو انسان جو اشرف المخلوقات ہے، سے بڑھا دیا کیونکہ اس آواز کفر میں بعض مسلمان بھی شامل تھے اس لئے ہم اس عمل کو دیکھتے ہیں کہ اسلام اس کو کس نظر سے دیکھتا ہے۔

> اللہ کے ہاں بت شکنی اتنا پسندیدہ طرز عمل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بت شکن بندے کیلئے خصوصی انتظام فرمایا آگ جس کی خاصیت جلانا اور بھسم کرنا ہے اس کو ٹھنڈک اور سلامتی والی بنادیا اس طرح پوری قوم کی چالوں کو ناکام بنادیا ان کو خائب و خاسر کرکے نیچا دکھایا اور اپنے بندے کی حفاظت کرکے اس کو کامیاب و کامران ٹھہرایا

اسلام کی تکمیل آخری رسول اور آخری کتاب کے ذریعے کی گئی ہے اور اسمیں بھی تدریج کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور تکمیل میں اس بات کو بھی بطور خاص زیر نظر رکھا گیا ہے کہ اصل کی مانند ان دوسری چیزوں کو بھی حرام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ جو بعد ازاں اصل حرام چیز تک پہنچنے کا راستہ بن سکتی تھیں اصل جرم اور معصیت کبیرہ شرک اور بت پرستی ہے لیکن ساتھ ساتھ ان تمام راستوں کو بھی مسدود کردیا گیا۔ جو شرک اور بت پرستی کا ذریعہ بن سکتے ہیں اس لئے ذی روح اشیاء کی تصاویر بنانا اور ان کا استعمال کرنا حرام قرار دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ان اشد الناس عذابا عنداللہ یوم القیامة المصورون (بخاری ومسلم)

قیامت کے دن اللہ کے ہاں سخت ترین عذاب پانے والے لوگ تصویریں بنانے والے ہوں گے حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں میں نے اپنی الماری یا طاقچہ پر ایک باریک کپڑا لٹکا رکھا تھا جس میں تماثیل تھیں۔ آپ نے جب اس کو دیکھا تو چاک کرڈالا اور آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ (متفق علیہ) تمثال ہر اس مصنوعی چیز کو کہتے ہیں جو اللہ کی بنائی ہوئی ہو کسی چیز کی مانند بنائی گئی ہو۔ قطع نظر اس سے کہ وہ کوئی انسان ہے یا حیوان، درخت ہے یا پھول، دریا ہے یا کوئی اور بے جان چیز (لسان العرب، کشاف) بحوالہ تفہیم القران ج ۴ سورہ سبا)

۲۔ تصویر سازی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کی نقالی ہے۔ مصور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ایک اسم ہے اور صورت گری اس

کیلئے سزاوار اور لائق ہے۔ جو انسان کسی جاندار کا مجسمہ کا نقوش اور رنگ سے اس کی تصویر بناتا ہے گویا وہ عملی طور پر یہ دعوٰی کرتا ہے کہ وہ صورت گری کرسکتا ہے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا قیامت کے روز سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق کی نقل اتارتے ہیں۔ کشبھون بخلق اللہ۔ اللہ کی تخلیق کی مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں روایات میں یضاھون بخلق اللہ ہے اللہ کی مخلوق کے مشابے بناتے ہیں (بخاری ومسلم میں بھی آیا ہے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائیگا احیوا ماخلقتم جو کچھ تم نے بنایا اسے زندہ کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تصویر بنائے گا للہ تعالٰی اسے اسوقت تک سزا دیتا رہے گا۔ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنا نفخ فیھا ابدا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونکے (اس کو زندہ کرے اور وہ کبھی اس میں روح نہیں پھونک سکتا (متفق علیہ)

۳۔ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے کیونکہ انہیں ان چیزوں سے نفرت ہے۔ اور جس گھر میں فرشتے داخل نہ ہوں تو وہ گھر اللہ کی رحمت، برکت اور نورانیت سے محروم ہوجاتا ہے اور جو گھر رحمت کے فرشتوں سے گالی ہو اس میں شیاطین ڈیرہ ڈال لیتے ہیں اس لئے گھر میں بسنے والوں کے دلوں میں شکوک شبہات پیدا ہوتے ہیں گناہ اور معصیت کی سنگینی نظروں سے اوجھل ہوجاتی ہے۔ عبادت واطاعت کی توفیق گھٹ جاتی ہے۔ رسول اللہ فرماتے ہیں میرے پاس جبرائیل تشریف لائے اور مجھے کہا میں کل آپ کے ہاں آیا تھا لیکن گھر میں صرف اس لئے داخل نہ ہوا کہ آپ کے دروازے پر مردوں کی تصاویر تھیں اور گھر میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں تھیں۔ گھر میں ایک کتا تھا گھر میں جو تصویریں ہیں ان کے سر کٹوا دیجئے تاکہ وہ درخت کی ہیئت وشکل کی ہوجائیں وہ بھی کٹوا دیجیئے اور کتے کو نکلوا دیجیئے کیوں کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔ (آداب الزماں ۱۹۰ تا ۱۹۱)

چونکہ اسلام کی بنیاد واساس توحید ہے شخصیت پرستی اور مجسمہ سازی توحید کے بالکل منافی اور متضاد ہے اس لئے حضرت ابراہیمؑ جنکی تعظیم وتکریم تمام مسلمان، عیسائی اور یہودی بھی کرتے ہیں بلکہ مشرکین عرب بھی ان کی اولاد ہونے پر فخر کرتے تھے اور اپنے آپ کو حکومت ابراہیمی کے حامل قرار دیتے تھے ان کے متعلق اللہ فرماتے ہیں

ولقد اتینا ابراھیم رشدہ من قبل وکنا بہ علمین (الانبیاء)

اس سے پہلے ہم نے ابراہیم کو رشد و ہدائت اور معرفت عنائت فرمائی جو اس کے درجے اور مرتبے کے شایان شان تھی اور ہم ان کی صلاحیت اور استعداد سے خوب آگاہ تھے۔

حضرت ابراہیم کی بالکل ابتدائی سرگزشت حیات کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں ایسا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ان کی جرأت وجسارت اور فتوت واستقامت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور واضح ہوتا ہے کہ انہیں تصویروں اور مجسموں سے کس قدر شدید نفرت اور کراہت تھی۔ ان کی رشدو ہدایت کی دلیل و برہان کو نمایاں کرنے کیلئے بتایا گیا ہے کہ ان کی پیدائش تو اگرچہ ایک بت پرست قوم، ایک جتلائے شرک خاندان اور ایک بت گر بت فروش باپ کے گھر میں ہوئی لیکن اللہ تعالٰی نے ان کو جو توحید کی روشنی اور معرفت بخشی تھی اس کا عین عنفوان شباب میں انہوں نے اسکا اظہار اس طرح کیا کہ ہوش سنبھالتے ہی انتہائی تحقیر واستخفاف کے انداز مین بغیر کسی خوف وڈر کے بالکل بے نیاز اور بے پرواہ ہوکر اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا۔ ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون (الانبیاء ۵۳)

یہ کیا مورتیاں ہیں جن پر تم دھرنا دیئے بیٹھے ہو۔ دوسری جگہ فرمایا ماذا تعبدون ائفکا الھۃ دون اللہ تریدون (الصافات ۷۵،۷۶) تم لوگ کس چیز کو پوجتے ہو کیا اللہ کے سوا من گھڑت معبودوں کے طالب ہو؟ جب وہ اس کے جواب میں کوئی لائق التفات اور قابل قبول حجت پیش نہ کرسکے تو پھر فرمایا تاللہ لاکیدن اصنامکم بعدان تولوا مدبرین (الانبیاء ۵۷) جب تم یہاں سے رخصت ہوجاؤ گے تو میں تمہارے ان بتوں کے ساتھ ایک خفیہ تدبیر کروں گا۔

سورۃ الصافات میں فرمایا وہ ان کو چھوڑ کر چلے گئے تو وہ نظر بچا کر ان کے دیوتاؤں کی طرف گئے اور پوچھا تم لوگ کھاتے کیوں نہیں ہو تمہیں کیا ہوا ہے۔ بولتے کیوں نہیں ہو پھر ان کو

آپ کے سامنے جب حضرت ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ایک کلیسا کی تصویروں کا تذکرہ فرمایا تو نبیؐ نے فرمایا ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک انسان فوت ہوجاتا تھا اس کی قبر پر عبادت گاہ بنالیتے اور اس میں یہ تصویریں بناتے

بھر پور (دایاں) ہاتھ مارا۔ سورۃ انبیاء میں ہے فجعلهم جزاذا ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ مکمل سوال و جواب کیلئے دیکھیئے سورۃ الانبیاء (آیت ۵ تا ۷۰) سورۃ الشعراء (آیت ۶۹ تا ۸۳) (سورۃ الصافات آیت ۷۵ تا ۹۸)

حضرت ابراہیمؑ چونکہ حنیف، اللہ کے آگے جھکے ہوئے اور پوری ایک امت تھے (کان امة قانتا) اس لئے یہ انتہائی شدید اقدام کرتے ہوئے پوری قوم اور اپنے قبیلہ و خاندان کی مخالفت اور ردعمل کی کوئی پرواہ نہ کی۔ جب قوم مقابلہ میں عاجز و درماندہ ہوگئی تو پھر جیسا کہ جہل اور تعصب کا قاعدہ ہے ظلم و تشدد پر اتر آئی اور آپ کو زندہ جلانا چاہا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ و مامون رکھا۔

قرآن مجید میں ہے قالوا حرقوه وانصروا الهتكم ان كنتم فاعلين ـ قلنا یانار كونى بردا وسلاما على ابراهيم۔ (الانبیاء ۶۸-۶۹) انہوں نے کہا کہ اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہو اگر کچھ کرنے کا ارادہ ہے۔ ہم حکم دیا کہ اے آگ تو ابراہیم کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی بن جا۔

دوسری جگہ فرمایا۔ قالوا ابنوله بنیانا فالقوه فی الجحیم. فارادوبه كيدا فجعلنهم الاسفلين (الصافات ۹۷، ۹۸) انہوں نے کہا اس کیلئے ایک مکان بناؤ پس اس کو آگ میں جھونک دو انہوں نے اس کیساتھ چال چلنی چاہی تو ہم نے انہیں نیچا دکھا دیا۔

اللہ کے ہاں بت شکنی اتنا پسندیدہ طرز عمل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بت شکن بندے کیلئے خصوصی انتظام فرمایا آگ جس کی خاصیت جلانا اور بھسم کرنا ہے اس کو ٹھنڈک اور سلامتی والی بنا دیا اس طرح پوری قوم کی چال کو ناکام بنا دیا ان کو خائب و خاسر کر کے نیچا دکھایا اور اپنے بندے کی حفاظت کر کے اس کو کامیاب و کامران ٹھہرایا۔

حضرت ابراہیم کے اس فعل کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر پذیرائی ملی کہ تورات جو یہودیوں اور عیسائیوں کیلئے قوانین و احکام کی کتاب ہے میں بھی تصویر سازی اور مورت تراشنے کو ناجائز قرار دیا گیا۔ تورات میں ہے۔

خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین مصر سے، غلامی کے گھر سے نکال لایا، میں ہوں میرے حضور تیرا دوسرا خدا نہ ہووے۔ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت، جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے سے بنا تو ان کے آگے اپنے تئیں مت جھکا، اور نہ ان کی عبادت کر کیونکہ میں تیرا خدا غیور خدا ہوں، (خروج باب ۲ آیت نمبر ۲-۵) تدبر قرآن سورۃ سبا۔

دوسری جگہ ہے تم اپنے لئے بت نہ بنانا اور نہ تراشی ہوئی مورت یا لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں شبیہہ دار پتھر رکھنا کہ اسے سجدہ کرو (احیاء باب ۲۶ آیت نمبر ۱)

تیسری جگہ ہے دقانہ ہو نہ تم بگڑ کر کسی شکل یا صورت میں کھودی ہوئی مورت اپنے لئے بنالو۔ جس کی شبیہہ کسی مرد یا عورت یا زمین کے کسی حیوان یا ہوا میں اڑنے والے کسی پرند یا زمین میں رینگنے والے جاندار یا مچھلی سے جو زمین کے نیچے پانی میں رہتی ہے۔ سے ملتی ہو۔ (استثنائے باب آیت ۱۶-۱۸)

اس کتاب کے باب ۲۷ میں آیت نمبر ۱۵ میں ہے تفہیم القرآن سورہ سباء

لعنت اس آدمی پر جو کاریگری کی صفت کیطرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے۔ اس کو کسی پوشیدہ جگہ نصب کرے۔

ان صاف اور صریح احکام سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تصویر اور مجسمہ سازی کے بارے میں آخری رسول کی ہدایات تورات کے احکام کی تجدید کرتی ہیں لیکن بدقسمتی سے اہل کتاب اور مسلمانوں نے عموماً اپنی اپنی تعلیمات کو نظر انداز کر دیا ہے اہل کتاب کے بارے میں آپ کے سامنے جب حضرت ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ایک کلیسا کی تصویروں کا تذکرہ فرمایا تو نبیؐ نے فرمایا ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک انسان فوت ہو جاتا تھا اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بناتے فرمایا:

فاولئك شرار الحلق عندالله يوم القيامة تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین لوگ شمار ہونگے (بخاری) رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد اسلام کو جب قوت و شوکت حاصل ہوگئی اور جزیرہ عرب کے مشرک سرنگوں ہو گئے تو آپ نے تمام مجسموں اور بتوں کو توڑ ڈالا مسند احمد میں حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ جا کر کوئی بت توڑے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر نہ چھوڑے جسے زمین کے برابر نہ کر دے اور کوئی تصویر نہ چھوڑے جسے مٹا نہ دے ایک شخص نے عرض کیا اللہ کے رسول میں اس کیلئے حاضر ہوں۔

اس کو اجازت دے دی گئی مگر وہ اہل مدینہ کے ڈر سے یہ کام کئے بغیر واپس آ گیا۔ پھر حضرت علیؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول میں جاتا ہوں وہ گئے اور واپس آ کر بتایا کہ اللہ کے رسول میں نے کوئی بت نہیں چھوڑا جسے توڑا نہ ہو کوئی قبر نہیں چھوڑی جسے زمین کے برابر نہ کر دیا اور کوئی تصویر نہیں چھوڑی جسے مٹا نہ دیا پھر رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے آئندہ اس قسم کی کوئی چیز بنائی تو اس نے اس تعلیم سے کفر کیا جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے۔ تفہیم القران سورۃ سبا

صحیح میں ہے ابوم...... بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی نے فرمایا کہ میں تجھے ایسے کام کیلئے نہ بھیجوں جس کیلئے مجھے رسول اللہؐ نے

ن ... اور بت منات بغیر نہ چھوڑنا کسی ... دینا اور برابر کردینا۔ (کتاب)

فتح مکہ کے بعد ۲۵ رمضان ۸ھ کو رسول اللہ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی عزیٰ کی طرف بھیجا جس کا بت خانہ نخلہ نامی مقام پر تھا قریش کنانہ اور مصر کے لوگ اس کی تعظیم وتوقیر کرتے تھے آپ نے حضرت خالدؓ سے فرمایا بطن نخلہ میں تمہیں ایک قطار میں کیکر کے تین درخت ملیں گے ان تین سے پہلا درخت کاٹ دو حضرت خالد بن ولید نے تعمیل ارشاد سے فارغ ہوکر واپس آکر آپ کو بتایا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ درخت کاٹنے کے بعد کچھ نظر آیا جواب دیا نہیں۔ حکم دیا اب جاکر دوسرا درخت کاٹ دو آپ نے ایسا ہی کیا تو نبیؐ نے پوچھا درخت کاٹنے کے بعد کچھ نظر آیا "نہیں" حضرت خالد بن ولید نے جواب دیا آپ نے فرمایا جاؤ تیسرا درخت بھی کاٹ دو۔ حضرت خالدؓ وہاں پہنچے تو ایک حبشی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے تھے دونوں ہاتھ کندھوں پر رکھے تھے اور غصے سے دانت پیس رہی تھی اور اس بت خانے کا مجاور پیچھے کھڑا تھا حضرت خالد نے اس سے مخاطب ہوکر کہا اے عزیٰ تیرا انکار کرتا ہوں تیری پوجا پاٹ کا زمانہ گیا میں دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کردیا ہے پھر ایک ہی بار میں اس کا سر پھاڑ دیا جس سے وہ کوئلہ کی طرح بھسم ہوگئی پھر درخت کو کاٹ کر مجاور کو بھی قتل کردیا بت خانہ میں جو مال و دولت تھی اسے قبضہ میں لے لیا۔ واپس آکر آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا یہی حبشی عورت کی شکل میں عزیٰ دیوی تھی اور آج کے بعد عربوں کی کوئی عزیٰ نہیں ہے۔ (اخبار مکہ ج ا ص ۱۲۶ تا ۱۲۸ السیرۃ النبویہ، ابن کثیر ج ۳ ص ۵۹۷، ۵۹۸، مختصر سیرت الرسول ص ۶۳، ۶۴)

سب سے قدیم بت منات تھا۔ بحر احمر کے ساحل پر مکہ اور مدینہ کے درمیان مشلل کی جانب قدید میں نصب کیا گیا تھا سب عرب اس کی تعظیم کرتے تھے مگر اوس اور خزرج نیز مکہ، مدینہ اور ملحقہ بستیوں کے باشندے خصوصی طور پر اس کی توقیر وتعظیم میں پیش

فتح مکہ کے بعد جہاں جہاں ممکن ہوا آپ بت تڑواتے رہے ہیں

پیش تھے۔ یہ لوگ اس کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے اور اس پر بیش قیمت تحائف اور نذرانے چڑھاتے تھے۔ ہذیل اور خزاعہ کا بت بھی یہ یہی تھا۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ نے ابو سفیان بن حرب اور ابن الکلبی حضرت علی کو بھیجا انہوں نے اسے توڑ کر پیوند خاک کردیا۔ (سیرت ابن ہشام ج ا ص ۱۲۰)

عربوں کا تیسرا بڑا بت لات تھا جو منات کے بعد تعمیر ہوا اس کا بت خانہ طائف میں تھا یہ دراصل چوکور پتھر تھا ثقیف کے لوگ اس کے مجاور تھے انہوں نے اس پر عالی شان عمارت کھڑی کردی تھی قریش اور عرب کے لوگ اسکی تعظیم کرتے تھے۔ عقیدت میں اپنے بچوں کے نام زید اللات اور تیم اللات قسم کے رکھتے تھے۔ اور بعض کے قول کے مطابق لات ایک نیک شخص تھا ستو بھگو کر حاجیوں کو پلاتا تھا اس کے مرنے کے بعد لوگ اس کی قبر پر جھک پڑے پھر اس کا مجسمہ بنا کر نصب کردیا اور اس پر ایک عالیشان عمارت بنادی رسول اللہؐ نے اس کی طرف حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت ابو سفیان بن حرب کو بھیجا انہوں نے اس کو گرا کر اسکے ملبہ کو آگ لگادی پھر اس کی جگہ مسجد بنادی (مختصر سیرت الرسول اردو ۶۴)

قبالہ مقام پر خثعم بجیلہ اور ان کے علاقہ میں رہنے والے دوسرے عربوں کا ذوالخلصہ نامی بت تھا یہ سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر تاج جیسی کوئی چیز منقش تھی اور اس پر ایک خوبصورت عمارت بنی تھی۔ (مختصر سیرت الرسول ص ۶۷) رسول اللہ نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں دو گے۔ حضرت جریر نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کیلئے احمس قبیلہ کے ۱۵۰ آدمی لئے جو شاہسواری میں مانے ہوئے لوگ تھے۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کی اے اللہ کے رسول میں گھوڑے کی پیٹھ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا گر پڑتا ہوں آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا جس سے آپ کی انگلیوں کے نشان ان کے سینہ پر ظاہر ہوگئے اور دعا کی اے اللہ اس کو ثابت رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے یہ لوگ ذوالخلصہ کے پاس پہنچے اور اس کو توڑ دیا اور آگ لگادی اور آپ کو بشارت دینے کیلئے ایک آدمی بھیجا اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر فتح کی بشارت دی اور کہا اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو دین حق دیکر بھیجا ہے جب تک وہ بت جل کر خارش زدہ اونٹ کی طرح سیاہ نہیں ہوگیا میں وہاں سے نہیں چلا یہ سنکر آپ نے احمس قبیلہ اور اس کے آدمیوں کیلئے پانچ دفعہ برکت کی دعا کی (بخاری ومسلم)

خثعم اور باہلہ کے لوگوں نے مزاحمت کی تھی لیکن جریر اور ان کے ساتھ ان پر غالب آگئے خود ذوالخلصہ کو توڑ کر اس کو آگ لگادی یہ

دوس قبیلہ کے ایک دوسرے بت ذوللفین کی طرف حضرت طفیل بن عمرو دوسی کو بھیجا انہوں نے اسے آگ لگا کر جلادیا

واقعہ علامہ شبلی کے بقول آپ کی وفات سے دو سال قبل کا ہے (مختصر سیرت رسول ص ۲۸) گویا فتح مکہ کے بعد جہاں جہاں ممکن ہوا آپ بت تڑواتے رہے ہیں۔ فتح مکہ کے دن خود آپ جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ سواری پر سوار ہو کر یہ آیت پڑھتے ہوئے چلے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا آپ جس بت کے چہرے کیطرف اشارہ کرتے وہ اپنی سیرین کے بل گر جاتا اور جس کی سیرین کی طرف اشارہ فرماتے وہ منہ کے بل گر جاتا پھر نماز ظہر کے بعد آپ نے تمام بتوں کو اکٹھا کر کے تڑوایا اور ان کو جلوا دیا اس موقع پر فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی نے یہ شعر کہے۔

لو مارایت محمد او جنوده
باالفتح یوم تکسر الاصنام
رایت نورالله اصبح بیننا
والشرک یغشی وجهه الاظلام

(اخبار المکہ ج ا ص ۱۲۰، ۱۲۱)

فتح مکہ کے دن آپ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ گھر میں کسی بت کو توڑے بغیر نہ چھوڑے یہ سنکر مسلمان بت توڑنے لگے اور عکرمہ بن ابی جہل جب مسلمان ہو گیا تو اسے قریش کے جس گھر کے بارے میں پتہ چلتا کہ اس میں بت ہے تو وہ وہاں پہنچ جاتے اور بت توڑ دیتے قریش کے ہر گھر میں بت موجود تھے حضرت ہند بنت عتبہ جب مسلمان ہوگئی تو اس نے اپنے گھر کے بت کو ریزہ ریزہ کر دیا (اخبار المکہ ازرقی ج ا ص ۱۲۳)

ان بتوں کے ساتھ نائلہ اور اساف کے مجسموں کو بھی توڑ ڈالا گیا۔ نائلہ ایک سیاہ اور سفید بالوں والی بڑھیا برہنہ حالت میں نکلی اس نے اپنے بال پھیلائے ہوئے تھے اپنا چہرہ نوچ رہی تھی اور تباہی و بربادی مانگ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ نائلہ ہے (السیرۃ النبویہ ابن کثیر ج ا ص ۷۰)

فتح مکہ کے بعد آپ نے دوس قبیلہ کے ایک مشہور بت ذوالکفین کی طرف حضرت طفیل بن عمرو دوسی کو بھیجا انہوں نے اسے آگ کا کر جلا دیا (اخبار مکہ ازرقی ج ا ص ۱۳۱)

قبیلہ ہذیل کے بت سواع کی طرف حضرت عمرو بن عاص کو بھیجا جب وہ اس کے پاس پہنچے تو اس کے محافظ نے پوچھا کیسے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا سواع کو تہس نہس کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا تیرا اس کے ساتھ کیا واسطہ حضرت عمر نے جواب دیا مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے اور اس طرح حضرت عمر نے اسے توڑ پھوڑ دیا۔ (اخبار مکہ ازرقی ج ا ص ۱۳۱)

قبیلہ طے کا بت آجا اور سلمی کے درمیان نصب تھا آپ نے اس کو توڑنے کیلئے حضرت علی کو بھیجا اس بت کا نام فلس تھا جو انسان کی شکل میں تھا آپ نے اسے توڑنے کیلئے حضرت علی کو بھیجا (سیرت ابن ہشام ج ا ص ۱۲۱ مع حاشیہ نمبر ۴) اس طرح آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام تک بت شکنی کی کاروائیوں کو جاری رکھا لہذا یہ مسلمان حکومت کا فرض ہے کہ اسے جب اور جہاں موقع ملے وہ بت شکنی کرے آج کل یہودیوں کے ذرائع ابلاغ نے طالبان کے خلاف انتہائی مکروہ پروپیگنڈہ کا بازار گرم کیا ہوا ہے اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے ہوئے عیسائی صحافی بھی آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں حالانکہ یہی لوگ اس وقت بالکل گونگے اور بہرے ہو جاتے ہیں جب مسلمانوں کی مساجد کو گرایا جاتا ہے یا قرآن مجید کو جلایا جاتا ہے۔

بقیہ: گمشدہ میراث

ضرورتوں اور دنیاداری کے دبیز پردے پڑے ہوتے ہیں۔ جو سر پر پڑنے والی کسی بھی ضرب سے ہٹ جاتے ہیں اور یہ جذبہ اسی طرح تر و تازہ اور نکھرا ہوا سامنے آ جاتا ہے۔

1965 کی جنگ اس بات کی گواہ ہے۔ چونکہ سے محاذ پر مکار دشمن بھارت نے چھ سو ٹینکوں کو اکٹھے ہی وہاں حملہ کیا یہ دنیا کا سب سے بڑا ٹینکوں کا حملہ تھا اور پوری دنیا کا میڈیا اور مبصرین اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ پاکستان اس حملے کی تاب نہ لا سکے گا اور ختم ہو جائے گا تمام یورپی ممالک نے اپنے اپنے سفارتکار پاکستان سے واپس بلا لئے تھے۔ لیکن یہ ممالک بھول گئے کہ یہ ایک مسلمان قوم ہے جو جذبہ شہادت کی وارث ہے گرچہ یہ قوم جذبہ شہادت کو بھول چکی ہے لیکن کسی بھی موقع پر یہ بھولا ہوا سبق ان کو یاد آ سکتا ہے اور 1965 کی جنگ نے پاکستانیوں کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلایا اور پھر دنیا بھر کے لوگوں نے دیکھا کہ ایک ایسا منظر دیکھی جو تاریخ نے کبھی نہ دیکھا تھا کہ لوگوں نے جس میں پاک فوج کے جوانوں نے صدر پاکستان اور اپنے سپہ سالار جنرل ایوب خان کی اپیل پر بموں کے ہار گلے میں ڈالے اور دشمن کے ٹینکوں کے نیچے گھس گئے اور دنیا نے دیکھا کہ ٹینک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضا میں بکھر گئے اور ٹینکوں کے سامنے میں پاکستان کو فتح کرنے والے ملک کو منہ کی کھانی پڑی پاک فوج کے ان جوانوں نے ثابت کر دیا کہ وہ براء بن مالک کے روحانی فرزند اور ان کی سنت کے وارث ہیں پاک فوج کے ان جوانوں نے ثابت کر دیا جو قوم جذبہ شہادت کی وارث ہو اس دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

یہ جذبہ مسلمانوں کا سرمایہ حیات ہے یہ جذبہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا لیکن یہ دنیاداری کے پردوں میں چھپ ضرور جاتا ہے آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس جذبہ کو ابھارنے کیلئے اقدامات کئے جائیں کیونکہ یہ ہماری گمشدہ میراث ہے اور اس جذبہ کے بغیر مسلمان قوم ہاتھ صفر ہے یہ جذبہ جب مسلمان قوم کے نوجوانوں میں پیدا ہوگا تو وہ دنیا میں اسلامی انقلاب برپا کر دیں گے کیونکہ جب نوجوانوں میں عقابی روح بیدار ہوتی ہے تو وہ سراپا شعلہ بن جاتے ہیں اور اگر ایک دفعہ مسلمانوں نے اپنی یہ گمشدہ میراث حاصل کر لی تو کسووا میں مسلمان مظلوم نہیں